

## 36526 - فریضہ حج کی ادائیگی میں جلدی کرنا

### سوال

کیا میں فریضہ حج کی ادائیگی میں ایک یا دو برس کی تاخیر کرسکتا ہوں ، مجھ میں استطاعت کی شرط توپوری ہوچکی ہے ، اگر میں اس برس حج کی ادائیگی کرتا ہوں تو اپنے بیوی بچوں سے دو برس تک دور رہوں گا اور ان کے پاس نہیں جاسکتا ، میں ایک ہی بار فریضہ حج کی ادائیگی اور اپنے اہل و عیال کی زیارت نہیں کرسکتا ، یا تو میں فریضہ حج کی ادائیگی کروں اور یا پھر اپنے اہل و عیال کی پاس جاؤں اور حج کو مؤخر کردوں ، مجھے اس کے بارہ میں فتویٰ دے کر عند اللہ ماجور ہوں ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

مسلمان کے لیے فریضہ حج کی ادائیگی میں جلدی کرنا ضروری ہے کیونکہ جب بھی اس کے پاس حج کرنے کی استطاعت ہو اسے فوراً حج کرنا چاہیے اسے علم نہیں کہ اگر اس نے فریضہ حج کی ادائیگی میں تاخیر کی تو کیا پیش آجائے ۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا توفیرمان ہے :

اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا فرض کر دیا گیا ہے جو بھی اس کی استطاعت رکھے آل عمران ( 97 ) ۔

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا :

( حج کی ادائیگی میں جلدی کرو - یعنی فریضہ حج کی ادائیگی میں - کیونکہ تم میں سے کسی کو بھی یہ علم نہیں کہ اس کے ساتھ کیا پیش آجائے ) اسے امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسند احمد میں روایت کیا ہے ( 1 / 314 ) اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارواء الغلیل میں اسے حسن قرار دیا ہے ۔ دیکھیں ارواء الغلیل ( 990 ) ۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے ۔